رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

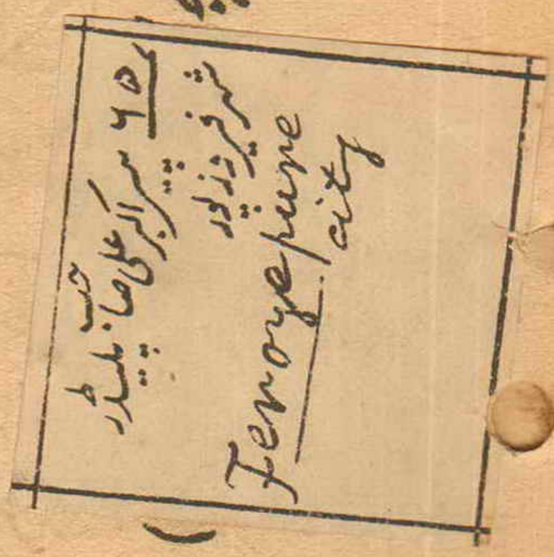

بدر

قادیان

ایڈیٹر۔ میر قاسم علی احمدی

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء مطابق ۸ رجب ۱۳۵۲ھ | نمبر ۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت بفضلہ تعالیٰ قابل حمد ہے ۔

تاریخ جلسہ سیرۃ النبی

۲۶ نومبر ۳۳ء کو تمام دنیا کے مسلمانوں کو سیرۃ النبی کا جلسہ کرنا ہے ۔ ہر جگہ کے احمدی احباب ابھی جلد تیاری کرکے اس کو بارونق بنائیں ۔

(۳) یوم التبلیغ ۲۲ اکتوبر کی مبارک تقریب مرکز اور بیرونجات میں امید سے بڑھکر کامیاب ہوئی ہے ۔ جس کے ثمرات خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت شیریں اور جلد حاصل ہونگے ۔ انشاء اللہ ۔

(۴) جن خریداران فاروق کے نام نومبر کے پہلے ہفتہ میں وی پی ارسال ہونگے ۔ ان کے نمبر خریداری معہ نام آگے درج ہیں ۔ ملاحظہ فرماکر بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں یا اطلاع دیں ۔ کہ وہ کب چندہ ادا کریں گے ۔ ورنہ وی پی جاری ہونے پر وصول کرنے کے لئے تیار رہیں ۔

چندہ قابل وصول جس کا نمبر میں وی پی ہوگا

نمبر خریدار	نام خریدار	رقم چندہ روپیہ	رقم چندہ آنہ
۶	ملک عزیز احمد صاحب غایت دسمبر ۳۳ء	۱۱	۰
۴۵	شیخ نواب دین صاحب بی ۔ اے	۸	۰
۴۶	مولوی عبدالحمید صاحب	۶	۰
۵۸	عنایت علی خانصاحب	۴	۰
۶۱	مولوی عبدالرحمن صاحب خاکی	۴	۳
۶۴	میاں محمد یوسف صاحب	۴	۳
۷۳	میر بشارت احمد صاحب	۱۵	۰
۹۵	مولوی غلام حسین صاحب بی ۔ اے	۴	۳
۱۲۶	چوہدری غلام احمد صاحب	۳	۰
۱۲۷	مولوی محمد کریم صاحب ایم ۔ اے	۴	۰
۱۳۹	بابو محمد امین صاحب	۴	۰
۱۴۲	میاں محمد یوسف صاحب	۴	۰
۱۵۳	بابو محمد رشید خانصاحب	۴	۳
۱۶۵	سیٹھ خیرالدین صاحب	۵	۰
۱۶۶	چوہدری محمد شریف صاحب بی ۔ اے	۵	۰
۱۶۷	چوہدری محمد یعقوب صاحب	۵	۰
۳۱۰	مولوی غلام علی صاحب	۲	۳
۱۷۶	مولوی محمد علی صاحب	۴	۱۰
۲۴۵	قاضی فضل الٰہی صاحب قریشی	۵	۰
۲۳۸	شیخ عبدالحکیم صاحب	۴	۳
۴۷۸	منشی محمد طفیل صاحب مدرس	۵	۲
۲۲۱	چوہدری عبدالحی خانصاحب	۴	۳
۴۶۱	سردار دوست محمد خان صاحب	۴	۳
۴۰	مولوی ابوالحمید صاحب	۱۰	۰
۵۶۴	منشی محمد عبداللہ صاحب	۴	۳
۴۴۴	مستری عبدالکریم صاحب	۴	۰
۶۱۹	بابو عبدالرزاق صاحب	۲	۳
۴۷۳	بابو فیض محمد صاحب	۶	۱۰
	بابو محمد شفیع صاحب	۴	۱۰
۳۰۹	منشی محمد اسمٰعیل صاحب	۸	۰
۴۴۲	بابو نصیر الحق خان صاحب	۵	۰
۴۸۹	مولوی عبدالمجید صاحب	۴	۰
۴۹۰	بابو محمد خورشید صاحب	۴	۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

وصیت عـ۳۹۶۷

منکہ محمد یعقوب ولد چوہدری رحیم بخش صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ کتابت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ننگل باغبانان۔ ڈاک خانہ قادیان۔ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۸ ۵/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ آراضی پانچ کنال ۶½ مرلے بیع اور چار کنال گرویہ زمین چاہی ہے۔ جس کی قیمت دو سو پچاس روپے ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ میں کتابت کا کام کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمدنی تخمیناً پندرہ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

گواہ شد:۔ عبدالعزیز موضع ننگل باغبانان۔

العبد:۔ محمد یعقوب کاتب بقلم خود

گواہ شد:۔ جلال الدین محصل جماعت احمدیہ ننگل باغبانان

وصیت عـ۴۰۲۸

عبداللہ ولد مراد قوم چڈہ پیشہ زراعت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۰ ساکن کالیہ ڈاک خانہ بھکی تحصیل شکرگڑھ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۱ ۵/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری حسب ذیل جائداد ہے۔ آراضی چاہی پندرہ گھماؤں ایک مکان کچا قیمتی چھ صد روپیہ مولیشی قیمتی دو صد روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن مذکور کر دوں۔ وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کی جاویگی۔ فقط اقرقوم ۲۱ ۵/۳۳

العبد:۔ عبداللہ ولد مراد ساکن کالیہ ڈاک خانہ بھکی ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:۔ بقلم خود محمد الدین احمدی مدرس سیکرٹری جماعت احمدیہ انبہ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:۔ بقلم خود سید لعل شاہ صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ انبہ۔ ڈاک خانہ بھکی ضلع شیخوپورہ

وصیت عـ۴۰۳۱

منکہ اللہ بخش ولد محمد بخش قوم کھوجہ پیشہ دکانداری عمر تخمیناً چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹ ۱۰/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت ایک مکان واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان ہے۔ جس کی قیمت سات سو روپیہ ہے۔ اور ایک کنال زمین نصرت گرلز سکول قادیان کے سامنے چھ صد چالیس روپیہ کی ہے۔ اس کے علاوہ تین صد روپیہ ایک بزازی کی دکان میں ہے۔ جو میری اور حافظ محمد حسین صاحب مرحوم کی مشترکہ بڑے بازار قادیان میں واقعہ ہے۔ اور ایک ٹکڑہ زمین مکان کے لئے میں نے احمدیہ سٹور کے قریب جنوب کی طرف یکصد اسی روپے کا خریدا ہوا ہے اس طرح میری موجودہ کل جائداد کی قیمت اٹھارہ سو بیس روپے بنتی ہے۔ سو میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات کے وقت موجودہ مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بھی باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔ میری آمد اس وقت پندرہ اور بیس روپیہ کے درمیان ہے۔

گواہ شد:۔ محمد احسن ولد حافظ محمد حسین قریشی۔ مدرس ٹی آئی ہائی سکول قادیان ؛

العبد:۔ اللہ بخش بقلم خود ؛

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم بقاپوری ؛

وصیت عـ۴۰۱۵

منکہ سید ارشاد علی ولد سید عنایت علی شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۸ جنوری ۱۹۲۸ء ساکن میرپور ریاست جموں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵ ۱۰/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک پختہ و کچا مکان موضع میرپور میں اور ایک کچا مکان موضع پھیر سیداں میں ہے۔ جس کی قیمت تخمیناً بارہ صد اور دو صد روپیہ ہے۔ اور ۲۴ کنال زمین موضع پھیر سیداں میں ہے اور ۳۴ کنال زمین موضع پھیر سیداں میں مبلغ بارہ صد روپیہ میں خریدی گئی ہے۔ جس کا ابھی مقدمہ چل رہا ہے اور ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا۔ اور مبلغ ایک صد آٹھ روپیہ میں نے ایک شخص سے وصول کرنا ہے۔ اور مبلغ دو صد روپیہ میرے پاس نقد موجود ہے۔ اس کے علاوہ کچھ نقد اور زیورات میرے بڑے بھائی سید سردار علی شاہ کے پاس ہیں۔ جس کا مجھے صحیح علم نہیں۔ کیونکہ جائداد ابھی ہم تین بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ اور بھائی سید سردار علی ہی مختار ہیں۔ اس سب جائداد منقولہ و غیر منقولہ میں اپنے بھائیوں سے تیسرے حصہ کا حقدار ہوں۔ اور میرا ذاتی مبلغ آٹھ صد روپیہ بطور پراویڈنٹ محکمہ ریلوے میں جمع ہے۔ جو کہ سال بسال بڑھتا رہتا ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۶۷/- روپیہ ماہوار محکمہ ریلوے سے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس جائداد کی قیمت کے طور پر جو روپیہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط

العبد:۔ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ صاحبزادہ سید ارشاد علی ولد سید عنایت علی شاہ صاحب مرحوم۔ گواہ شد:۔ بقلم خود محمد ابراہیم بقاپوری۔ گواہ شد:۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد ابن حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ گواہ شد:۔ بقلم خود عبدالرحمن مہر سنگھ ولد دانا سنگھ ضلع منٹگمری حال قادیان۔ گواہ شد:۔ بقلم خود عبدالرحیم نیر ایڈیٹر الحکم۔ گواہ شد:۔ بقلم خود عبدالرحمن مہر سنگھ ولد دانا سنگھ ضلع منٹگمری حال قادیان۔ گواہ شد:۔ بقلم خود عبدالرحیم نیر ایڈیٹر الحکم۔ فقط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء

کسر صلیب

(از مسیح موعود علیہ السلام)

اشتہار بمقابل پادری صاحبان

ذالک بان منھم قسیسین ورھبانا وانھم لا یستکبرون ط

لا الہ الا اللہ۔ والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون ط اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون۔ سورہ النحل الجزو ۱۴

خدا تعالیٰ ان آیات مندرجہ عنوان میں حضرت مسیح ابن مریم اور ان تمام انسانوں کو جو محض باطل اور ناحق کے طور پر معبود قرار دیئے گئے تھے۔ مار چکا در حقیقت یہ ایک ہی دلیل مخلوق پرستوں کی ابطال کے لئے کروڑ دلیل سے بڑھ کر ہے۔ کہ جن بزرگوں یا اور لوگوں کو وہ خدا بنائے بیٹھے ہیں۔ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ اور اب وہ فوت شدہ ہیں زندہ نہیں ہیں۔ اگر وہ خدا ہوتے۔ تو ان پر موت وارد نہ ہوتی۔ یقیناً سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ لوگ جو ایک عاجز انسان کو الٰہ العالمین قرار دیتے ہیں۔ وہ صرف ایک ہی ثبوت ہم سے مانگتے ہیں۔ کہ ہم اس کے معبود کا مردہ ہونا اور اموات میں داخل ہونا ثابت کر دیں۔ کیونکہ کوئی دانا مردہ کو خدا نہیں بنا سکتا۔ اور تمام عیسائی بالاتفاق اس بات کے قائل ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص حضرت مسیح ابن مریم کا مر کر پھر مردہ رہنا ثابت کر دے۔ تو ہم یک لخت عیسائی مذہب کو چھوڑ دیں گے۔ لیکن افسوس ہمارے گذشتہ علماء نے عیسائیوں کی مقابل پر کبھی اس طرف توجہ نہ کی۔ حالانکہ اس ایک ہی بحث میں تمام بحثوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ دنیا میں ایسا نادان کون ہے۔ کہ کسی مردہ کا نام الٰہ العالمین رکھے۔ اور جو مر چکا ہے۔ اس میں حی لایموت کے صفات قائم کرے۔ عیسائی مذہب کا ستون جس کی پناہ میں انگلستان اور جرمن اور فرانس اور امریکہ اور روس وغیرہ کے عیسائی ※ ربنا المسیح کہہ رہے ہیں۔ صرف ایک ہی بات ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ بدقسمتی سے مسلمانوں اور عیسائیوں نے برخلاف کتاب الٰہی یہ خیال کر لیا ہے۔ کہ مسیح آسمان پر مدت دراز سے بقید حیات چلا آتا ہے۔ اور کچھ شک نہیں۔ کہ اگر یہ ستون ٹوٹ جائے تو اس خیال باطل کے دور ہو جانے سے صفحہ دنیا یک لخت مخلوق پرستی سے پاک ہو جائے۔ اور تمام یورپ اور ایشیا اور امریکہ ایک ہی مذہب توحید میں داخل ہو کر بھائیوں کی طرح زندگی بسر کریں۔ لیکن میں نے حال کے مسلمان مولویوں کو خوب آزمایا۔ وہ اس ستون کے ٹوٹ جانے سے سخت ناراض ہیں۔ اور درپردہ مخلوق پرستی کے مؤید ہیں۔ میں نے ان کو خدا تعالیٰ کا حکم سنا دیا۔ لیکن انہوں نے قبول نہ کیا۔ اب میں اس دعوت کو لیکر اس ہدیہ طیبہ کے پیش کرنے کی غرض سے عیسائی صاحبوں کی طرف رُخ کرتا ہوں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ جس سختی سے مسلمانوں نے میرے ساتھ برتاؤ کیا۔ وہ نہیں کریں گے۔ کیونکہ ان میں وہ تہذیب ہے۔ جو عدل گستر گورنمنٹ برطانیہ نے اپنے قوانین کے ذریعہ سے مہذب لوگوں کو سکھلائی ہے۔ اور ان میں وہ ادب ہے۔ جو ایک باوقار سوسائٹی نے نمایاں آثار کے ساتھ دلوں میں قائم کیا ہے۔ سو مجھے اللہ جلشانہ کا شکر کرنا چاہیئے۔ اور بعد اس کے اس مصدر فیض گورنمنٹ کا بھی جس کی ظل حمایت میں ہم خوشی اور آزادی کے ساتھ گورنمنٹ کی ایسی رعیت کے ساتھ بھی مذہبی بحث کر سکتے ہیں۔ اور خود پادری صاحبان خلق اور بردباری اور رفق اور نرمی میں ہمارے ان مولوی صاحبوں سے ایسی سبقت لے گئے ہیں۔ کہ ہمیں موازنہ کرتے وقت شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ اور ہمیشہ اپنے ان مولویوں سے بحث کرتے وقت یہی خطرہ اور دھڑکا رہتا ہے۔ کہ بات کرتے کرتے کہیں لاٹھی بھی نہ چلا دیں۔ مگر میرے اس قول سے وہ شریف مستثنےٰ ہیں۔ جن کے سینوں میں خدا تعالیٰ نے صفائی بخشی ہے۔ لیکن اکثر تو ایسے ہی ہیں۔ جن پر صفات سبعیہ غالب ہیں۔ میں اس شہر میں قریباً ہر روز دیکھتا ہوں۔ کہ جب کوئی مسلمان مخالف ملنے کے لئے آتا ہے تو اس کے چہرہ پر ایک درندگی کے آثار ہوتے ہیں۔ گویا خون ٹپکتا ہے۔ ہر دم غصہ سے نیلا پیلا ہوتا جاتا ہے سخت اشتعال کی وجہ سے زبان میں لکنت بھی ہوتی ہے۔ لیکن جب کوئی عیسائی ملتا ہے۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا غضبی قوت بالکل اس سے مسلوب ہے۔ نرمی سے کلام کرتا ہے۔ اور بردباری سے بولتا ہے۔ لہذا مجھے ان لوگوں پر نہایت ہی رحم آیا۔ . . . ہمارا ان لوگوں سے جھگڑا ہی کیا ہے۔ فقط۔ ایک مسیح کے زندہ نہ ہونے کا ایک ذرہ سی بات ہے۔ جس کے طے ہونے سے یہ لوگ بھائیوں کی طرح ہم سے آملیں گے۔ اور یورپ اور ایشیا میں اسلام ہی اسلام ہو جائے گا۔ لہذا میں نہایت ادب اور عاجزی سے پادری صاحبوں کی خدمت میں یہ ہدیہ اشتہار روانہ کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے میرے پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ حضرت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکے ہیں۔ اور اس قدر ثبوت میرے پاس ہیں۔ کہ کسی منصف کو بجز ماننے کے چارہ نہیں۔ سو میں امید کرتا ہوں۔ کہ پادری صاحبان اس بارہ میں مجھ سے گفتگو کر کے میرے نافہم بھائیوں کو اس سے فائدہ پہنچاویں۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ پادری صاحبان کی گفتگو اظہار حق کے لئے نہایت مفید ہوگی۔ والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ۔

المشتہر

میرزا غلام احمد قادیانی لودھیانہ

۲۰ مئی ۱۸۹۱ء

※ یہاں سے اشتہار پھٹا ہوا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مبلغ مشن

مولوی لال حسین اختر کا مولوی محمد حسین احمدی مبلغ سے مناظرہ کرنے سے فرار

اور سلف صالحین کی مسلّم کتب سے کھلم کھلا انکار

کچھ دنوں سے مولوی لال حسین اختر پونچھ آئے ہوئے ہیں۔ اور خاص پونچھ میں آپ نے دو تقریریں کیں۔ جن میں احمدیت کے خلاف بہت ہی زہر اگلا۔ اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے خلاف پبلک میں جوش پیدا کیا۔ دوران تقریر میں احمدیوں کو للکارا کہ اگر کسی احمدی کی طاقت ہے۔ تو میرے سامنے آوے۔ جس پر ہماری طرف سے مولوی محمد عبد اللہ صاحب احمدی نے کھڑے ہو کر پبلک میں اعلان کیا۔ کہ ہمیں مولوی صاحب کا چیلنج منظور ہے۔ بشرطیکہ وہ ہمیں تحریری چیلنج بھیج دیویں۔ اس کے جواب میں لال حسین صاحب نے عام پبلک میں اعلان کیا۔ کہ نہ ہم تحریری چیلنج دیتے ہیں۔ اور نہ ہم مناظرہ کے واسطے یہاں آئے ہیں۔ اور وہ دوسرے دن منکوٹ (تحصیل پونچھ) کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور وہاں جاکر خوب زہر اگلا۔ موضع ٹائیں کے احمدیوں کو بھی اپنے جلسہ میں مدعو کیا ہوا تھا۔ اُن کی موجودگی میں وہاں چیلنج مناظرہ لال حسین نے پھر تقریر میں دیا۔ جس پر مولوی عبد الرحمن صاحب احمدی سکنہ ٹائیں نے چیلنج منظور کر لیا۔ اور لال حسین کو کہا۔ کہ ہمارے مبلغ صاحب مولوی محمد حسین صاحب موضع ٹائیں میں ہیں۔ اُن کو بلا لیتا ہوں۔ اور شرائط وغیرہ طے کر لیں۔ مگر لال حسین نے اُن کو مجبور کر کے اُسی وقت حسب منشاء خود شرائط لکھکر اُن کے دستخط کروا لئے۔ اور دوسرا دن یعنی ۲۶ر ستمبر ۱۹۳۳ء ۱۰ بجے دن مناظرہ کے لئے مقرر کر لیا۔ اور ساتھ ہی شرط لکھ لی۔ کہ جو وقت مقرر پر انہی شرائط پر مناظرہ کے لئے موضع منکوٹ میں حاضر نہ ہوگا۔ اس کی شکست تصور ہوگی۔

جب مولوی عبد الرحمن صاحب وہ شرائط نامہ لیکر مولوی محمد حسین صاحب کے پاس موضع ٹائیں پہنچے۔ تو وہ چونکہ بالکل ہی اصول کے خلاف اپنے ہی مطلب کی شرطیں مولوی لال حسین نے لکھوائی ہوئی تھیں۔ اس لئے احمدی مبلغ صاحب کو افسوس ہوا۔ لیکن حسب وعدہ دوسرے دن جائے مناظرہ میں وقت مقررہ پر مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ معہ چند احمدی احباب کے تشریف لے گئے۔ آخر یہ قرار پایا۔ کہ شرائط مناظرہ مناظر آپس میں طے کر لیں۔ اور شرائط طے کرنے سے قبل احمدی مبلغ صاحب نے کہا۔ کہ دونوں فریق ملکر پہلے حکومت سے اجازت حاصل کر لیں۔ مگر لال حسین صاحب بولے۔ کہ اگر قید ہونگے۔ تو ہم دونوں مناظر ہی ہونگے آپ ڈرتے کیوں ہیں۔ اس پر احمدی مبلغ صاحب نے کہا۔ کہ میں قید ہونے کے لئے یہاں نہیں آیا۔ بلکہ جو پہلے مسلمان قید ہیں۔ اُن کو چھڑوانے کے لئے آیا ہوں۔ لیکن آپ چونکہ عادی ہیں۔ اس لئے قید ہونا معیوب نہیں سمجھتے۔ اس پر سردار محمد فضل صاحب نمبردار منکوٹ نے جو صدر جلسہ تھے اُٹھ کر عام پبلک میں اعلان کیا۔ کہ احمدی مبلغ صاحب تو قانون کے پابند ہیں اس لئے قانون کے خلاف نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن غیر احمدی مولوی صاحب قانون کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس لئے مناظرہ ہونا مشکل ہے۔

اس کے بعد احمدی مبلغ پر صدر صاحب نے سوال کیا کہ بغیر منظوری حکومت آپ مناظرہ کسی اور طریق پر بھی کر سکتے ہیں۔ یا کہ نہیں۔ احمدی مبلغ نے جواب دیا۔ کہ اس مناظرہ کی دوسری صورت یہ ہے۔ کہ آپ جو اس علاقہ میں بارسوخ اور ذی عزت ہیں۔ مجھ کو تحریر لکھ دیں۔ کہ میں یہ مناظرہ کرانا چاہتا ہوں۔ اور ہر طرح حفظ امن کا ذمہ دار ہوں۔ اس کے بعد بھی مناظرہ میں شروع کر دیتا ہوں۔ مگر صدر صاحب نے ہاتھ جوڑ کر اعلان کر دیا۔ کہ میں کسی قسم کی ذمہ داری لینے کے لئے تیار نہیں ہوں اور پبلک کی حالت چونکہ تسلی بخش نہیں۔ اس لئے میں مناظرہ کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ آپ کی خدمت میں نہایت ادب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ مع اپنے ہمراہیوں کے موضع ٹائیں میں جاکر اپنی تبلیغ کریں۔ اور لال حسین صاحب بھی اپنی تقریر الگ جس جگہ چاہیں کریں۔ لہذا ہمارے احمدی مبلغ صاحب تو معہ اپنے ہمراہیوں کے واپس ٹائیں تشریف لے گئے۔ اور لال حسین اسی دن دھرم سال کی طرف چلا گیا۔ اور ہمارے مبلغ صاحب دوسرے دن ہمارے ایک رقعہ کی بنا پر واپس پونچھ تشریف لائے۔

۲۸ر ستمبر ۳۳ء کو لال حسین مذکور موضع سلواہ (علاقہ ہینڈر) میں گیا۔ اور وہاں جاکر بھی حسب دستور احمدیت کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا۔ اور وہاں پھر مناظرہ کے لئے چیلنج دیا۔ اور جماعت احمدیہ سلواہ کو اشتعال دلایا۔ اور بڑے زور سے اعلان کیا۔ کہ ان کا مبلغ میرے مقابل پر نہیں آسکتا۔ اور اگر وہ میرے مقابل پر آجائے تو میں ۵۰۰/- روپیہ انعام دینے کو تیار ہوں۔ اور پھر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر مبلغ مذکور میرے مقابل پر آجائے تو مجھے لال حسین نہ کہنا بلکہ کُتا کہنا۔ لہذا جماعت احمدیہ سلواہ نے چیلنج منظور کر کے ۲ر اکتوبر ۳۳ء کو بمقام دھرم سال مناظرہ ہونا قرار پایا۔

تاریخ مقررہ سے ایک دن قبل ہی احمدی مبلغ صاحب پونچھ سے دھرم سال پہنچے۔ تو لوگ اُن کو دیکھکر بہت حیران ہوئے۔ اور لال حسین کی تحدی اور انعام وغیرہ کے متعلق چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ تاریخ مقررہ پر لال حسین صاحب معہ اپنے ہمراہیوں کے آپہنچے۔ اور شرائط وغیرہ قریباً چار صد سامعین اور عملہ پولیس باوردی کی موجودگی میں طے ہونے شروع ہوئے۔ دونوں طرف سے شیخ لگے ہوئے تھے۔ اور کتب وغیرہ ہر ایک نے قرینہ سے رکھی تھیں۔ قرار پایا۔ کہ موضوع مناظرہ دو ہونگے۔ حیات مسیح کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدعی لال حسین صاحب۔ اور صداقت حضرت مرزا صاحب کے مدعی مولوی محمد حسین صاحب۔ کتب برائے استدلال قرآن کریم۔ احادیث صحیحہ اور کتب حضرت مسیح موعودؑ اور کتب سلف صالحین۔ مگر مولوی لال حسین نے کتب سلف صالحین سے انکار کیا۔ کہ چونکہ اُن میں جھوٹ کا امکان ہے۔ اس لئے وہ قابل قبول نہیں ؛

اس پر دو گھنٹہ بحث ہوئی۔ آخر مجبور ہوئے۔ اور اس فیصلہ کے لئے لال حسین نے ڈاکٹر گوری شنکر صاحب کو ثالث مقرر کیا۔ جنہوں نے فیصلہ دیا۔ کہ فسٹ پارٹی کا احمدی مناظر قرآن شریف اور حدیث اور دیگر اسلامی مسلم کتب اور مرزا صاحب کی تصانیف سے صداقت ثابت کرے۔ اور سیکنڈ پارٹی لال حسین صاحب بھی ان ہی سب کتابوں سے استدلال کرلیں۔ مگر لال حسین نے باوجود خود ثالث مقرر کرنے کے یہ فیصلہ منظور نہ کیا۔ اور ثالث صاحب سے فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کے لئے اپیل کی۔ کہ صرف قرآن و حدیث کے علاوہ ... حضرت مرزا صاحب کی کتب ہی ہونگی۔ مگر جب احمدی مبلغ صاحب نے اُن کی بات کا جواب دیا۔ تو پھر ثالث صاحب نے فیصلہ دیا۔ کہ صرف قرآن اور حدیث دونوں فریق پیش کریں۔ کیونکہ یہ دونوں فریقوں کی مسلم ہیں۔ اس پر پھر لال حسین صاحب لال ہوگئے۔ اور فیصلہ نامنظور کرتے ہوئے دوبارہ اپیل کی۔ پھر جب احمدی مبلغ نے مدلل جوابات دیئے۔ تو ڈاکٹر صاحب نے بحیثیت ثالث آخری فیصلہ دیا۔ کہ احمدی مبلغ جو کتابیں چاہے مرزا صاحب کی صداقت و وفات مسیح کے متعلق پیش کرسکتا ہے۔ اسی طرح دوسرا فریق بھی حق رکھتا ہے۔ کہ جو چاہے کتاب پیش کرے ؛

اس پر لال حسین صاحب کی جو حالت تھی۔ وہ قابل دید تھی۔ اور سامعین کی نظروں میں وہ نقشہ تا دیر قائم رہے گا۔ نہ منہ سے بات نکلتی ہے۔ اور نہ سوجھتی ہے اور نہ بھاگنے کو راستہ ملتا ہے۔ چار و ناچار لال حسین کو ثالث صاحب کا آخری فیصلہ سخت مایوسی کے ساتھ منظور کرنا پڑا۔ کیوں نہ کرتے۔ کیونکہ ثالث تو اپنا ہی تجویز کردہ تھا۔ اب صداقت کے متعلق فیصلہ ہونے لگا۔ لال حسین صاحب بولے۔ کہ صدر صرف ایک ہوگا۔ احمدی مبلغ نے کہا۔ کہ صدر دو ہونگے۔ آپ اپنے لئے تجویز کرلیں۔ میں اپنے لئے تجویز کرلیتا ہوں۔ بدقت لال حسین صاحب نے یہ بھی منظور کرلیا۔ اور مجبوری زیر قواعد مناظرہ دو صدر منظور کرنے پڑے۔ اور احمدی مناظر کو لال حسین نے کہا۔ کہ آپ غیر جانبدار ایک صدر اپنا مقرر کرلیں۔ اور ادھر اپنے آدمیوں کے ساتھ چہ میگوئیاں کرنے لگا۔ اور کہنا شروع کردیا۔ کہ اس طرح مناظرہ مشکل ہے۔ اتنے میں سردار غلام محمد صاحب جو غیر احمدیوں کی طرف سے تحریری طور پر ذمہ دار بنے ہوئے تھے۔ اُن کے کان میں کچھ کہا۔ ادھر ہمارے مبلغ صاحب نے اعلان کردیا۔ کہ ہماری طرف سے صدر لالہ بوا دتا مل صاحب نارشر علاقہ ہونگے۔ جو شرائط مناظرہ کی اور ٹائم کی پابندی کرائیں گے ؛

پھر لال حسین سے کہا۔ کہ آپ اپنی طرف سے اپنا صدر مقرر کرلیں۔ اتنا منہ سے نکلنا ہی تھی۔ کہ چوہدری غلام محمد صاحب نے جن سے لال حسین صاحب کی کانا پھوسی ہو چکی تھی کھڑے ہو کر ہاتھ جوڑ کر اعلان کر دیا۔ کہ غیر احمدیوں کی طرف سے میں ہرگز ذمہ دار نہیں ہوں۔ اور تھانیدار صاحب سے جو ایک بڑے قابل آدمی ہیں۔ اور بہت اچھا انتظام جنہوں نے کیا تھا۔ درخواست کی گئی۔ کہ جلسہ کو منتشر کر دیا جائے میں ہرگز ذمہ واری نہیں لے سکتا۔ یہ اعلان سنتے ہی لال حسین صاحب کی جان میں جان آئی۔ اور جھٹ کتابیں سنبھال کر بمعہ اپنے ہمراہیوں کے رفو چکر ہوگئے اور جماعت احمدیہ معہ اپنے مناظر کے نہایت اطمینان کے ساتھ وہیں کی وہیں بیٹھی رہی ؛

یہ ایک بیّن بات ہے۔ کہ اگر لال حسین صاحب کا ارادہ مناظرہ کرنیکا ہوتا۔ تو وہ کوئی ذمہ دار کھڑا کرسکتے تھے۔ مگر جب حسب منشاء اعلان ہو چکا۔ تو جھٹ بھاگنے کی کی۔ ہندوؤں تک بھی پکار اُٹھے۔ کہ تمام تعلیاں اور چالاکیاں لال حسین کی احمدی مناظر نے خاک میں ملادیں۔ اور سوائے بھاگنے کے اب اس کو کوئی راستہ نہیں ملا۔ سارا مجمع مایوس ہوگیا کہ ہمارے لال حسین کے اتنے اتنے بڑے دعوے کہاں چلے گئے۔ اور سب کو اپنے کاروبار چھوڑ کر آنے کا افسوس ہوا۔ اور احمدیہ جماعت اپنے مبلغ کو چاروں طرف سے مبارکباد دیتی تھی۔ حتیٰ کہ ہندو معززین ہمارے مبلغ کی قابلیت اور حسن بیانی کا جا بجا چرچا کر رہے تھے۔ لال حسین صاحب نے اپنی شکست جو کھلی کھلی تھی اس پر پردہ ڈالنے کے لئے دریا کے کنارے پر جا کر ادھر ادھر کی باتیں غیر احمدیوں کو سنانی شروع کیں ؛

احمدی مبلغ اپنی تمام جماعت کو لے کر نماز کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور سب نے جا کر باجماعت نماز ادا کی۔ اور نہایت خوشی کی لہر میں جماعت کے احباب احمدی مبلغ سے اجازت لے کر اپنے اپنے دیہات کو روانہ ہوگئے۔ اور مولوی لال حسین ایک غیر احمدیوں کے گاؤں میں چلے گئے۔ جو دھرم سال سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور احمدی مبلغ صاحب دھرم سال میں ہی رہے۔ ہندو معززین اور آریہ سماج کے چند نوجوان آکر تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ اور آریہ سماج کے لٹریچر سے مولوی صاحب کی واقفیت کے مداح ہوئے۔ اور خواجہ غلام احمد صاحب نائب تحصیلدار ہینڈر بھی ہمارے مبلغ صاحب کے پاس آئے۔ اور پون گھنٹہ تبلیغ سنتے رہے۔ اور بڑی خوشی سے بعد مصافحہ روانہ ہوئے۔ ہندو معززین نے ہمارے مبلغ صاحب کو کہا۔ کہ جب بھی آپ دورہ پر آیا کریں۔ تو ہمارے پاس ہی آکر رہا کریں۔ ہمیں نہایت ہی خوشی ہوگی۔ دوسرے دن ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء کی شام کو مولوی محمد حسین صاحب بخیریت پونچھ پہنچ گئے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب غیر احمدی بڑے شرمندہ ہو رہے ہیں۔ اور کوشش کر رہے ہیں۔ کہ خاص پونچھ میں مناظرہ کرایا جائے۔ جس کو ہم نے منظور کر لیا ہوا ہے۔ بشرطیکہ تحریری چیلنج مولوی لال حسین صاحب کا ہمارے پاس پہنچ جاوے۔ لہذا نہایت ادب سے دعا کی درخواست ہے۔ آخر میں ہم تھانیدار صاحب سردار عجب سنگھ صاحب کا معہ اُن کے عملہ کے اور خواجہ غلام احمد صاحب نائب تحصیلدار ہیڈ رکا اور سردار محمد فضل صاحب نمبردار منکوٹ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے امن قائم رکھنے کے لئے پوری پوری کوشش کی۔ اور کوئی ناگوار بات پیدا نہیں ہونے دی۔

(نواب علی سیکرٹری انجمن احمدیہ۔ پونچھ)

دیانندی مشن

(۲)

اندر مہاراج کی عدالت میں انیسویں صدی کے آخر کے

سادھو کی دوسری پیشی

ابھی نو نہیں بجے تھے۔ کہ تماشائیوں سے عدالت کی گیلریاں بھرپور ہو گئیں۔ چاروں طرف آدمیوں کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا نظر آتا تھا۔ ٹھیک دس بجے کے قریب سپاہی نے سادھو بابا کو ہتھکڑی لگا کر اور بیڑیاں پہنا کر کچہری کی حوالات میں بند کر دیا۔ گیارہ بجے کے قریب اندر مہاراج بمعہ دیگر رشیوں کے تشریف لا کر عدالت کی کرسی پر براجمان ہوئے۔ تو سپاہیوں نے سادھو بابا کو حوالات سے نکال کر عدالت کے جنگلہ میں لا کر کھڑا کر دیا۔ اندر مہاراج نے کہا کہ کل یگ کو بھی ایک کرسی اس کے پاس دے دی جاوے۔ جب حکم کی تعمیل کی گئی تو آپ نے کل یگ کو کہا۔ کہ تم جو اس دن بیان کر رہے تھے کیا اور کچھ اس کے سوائے کہنا ہے یا بس ؛

جینی رشی کی عرض

اندر مہاراج کے فرمانے پر کل یگ نے پھر دوبارہ ہاتھ باندھ کر عرض کی۔ کہ ہے دیا کے بھنڈار کرپا کر کے ان کے اپرادھ کھنما کریں۔ جو کچھ انہوں نے لکھا ہے یہ اس پر افسوس کا اظہار کر کے معافی کے خواستگار ہیں۔

کل یگ کی عرض کے بعد اندر جی مہاراج کچھ سوچ ہی رہے تھے۔ کہ فوراً ایک رشی اُٹھے اور ہاتھ باندھ کر عرض کی۔ کہ مہاراج اس کو ہرگز کھنما نہ کیا جائے۔ کیونکہ ملزم کے خلاف دفعہ ۵۳ الف ہے۔ یعنی حضور کی پرجا کی دو جاتیوں کے درمیان دویش (عداوت) کی اگن کو بھڑکایا ہے۔ اور یہ اپرادھ ایسا ہے۔ کہ اس کو آپ بھی کھنما نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس نے ہماری ہتک کی ہے۔ میرا دھرم جین ہے۔ اور اس نے دوسرے ہندوؤں بھائیوں کو جینیوں سے متنفر کرنے کے لئے وہ وہ گالیاں ہمیں دیں۔ کہ جن کو میں بیان نہیں کر سکتا چنانچہ دہلی کا مقدمہ اسی کا نتیجہ ہے۔ جو کہ دنیاوی گورنمنٹ کے دربار میں چل چکا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ چند گالیاں عرض کر دوں۔ تاکہ حضور اس کو مثل پر لے آویں۔ جو یہ ہیں :۔

"بھلا کوئی عقلمند آدمی سوچے۔ کہ ان سادھو گرہستی اور تیرتھنکر جن میں بہت سی بیسوا گامی (رنڈی باز) اور پھر استری گامی (زانی) چور وغیرہ تھے۔ وہ جین مذہب والے سب لوگ تو سورگ اور مکتی کو گئے"

(ستیارتھ پکاش ص۴۹۶)

"جینیوں کے آچاریہ وغیرہ کا میلان طبع دیکھئے۔ یعنی بیرونی مکر و فریب اور بناوٹ چھوڑ اب تو ان کی اندرونی کیفیت بھی کھل گئی"۔ (۴۸۸ ستیارتھ)

ہے ڈنٹھوں کو ڈنڈ دینے والے یہ وہ چند گالیاں ہیں۔ جو کہ ملزم نے اپنی کتاب میں ہمارے خلاف لکھی ہیں۔ جن کو پڑھ کر انسان کا دل جل جاتا ہے۔ پس جب تک یہ گالیاں کتاب میں موجود ہیں۔ تب تک ملزم کو ہرگز معاف نہیں کرنا چاہیئے۔ دوسرے اس لئے بھی یہ معافی کا مستحق نہیں ہے۔ کہ اس نے خود لکھا ہے۔ کہ "پرماتما اپنے بھگتوں کے اپرادھ نہیں کھنما کیا کرتا"۔ پس اس کو معاف کرنا اس کے مذہب کے خلاف اس کے ساتھ سلوک کرنا ہے۔ اور حضور نے یہ فرمایا ہے۔ کہ میں کسی کے دھرم میں دخل دینے کو تیار نہیں ہوں۔ ہر ایک آدمی اپنے دھرم کے مطابق اعمال کر کے موکھش کو پراپت ہو ؛

سکھ دھرماتما کی شہادت

اس کے بعد ایک سکھ دھرماتما کھڑے ہوئے اور اس نے بھی پہلے رشی کی تائید کی۔ اور کہا کہ مہاراج اس سادھو نے ہمارے بزرگ گروؤں کو بھی بہت ہی سخت الفاظ سے یاد کیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب ستیارتھ میں لکھتے ہیں۔ کہ :۔

"نانک جی کا مدعا تو اچھا تھا۔ لیکن علمیت کچھ بھی نہیں تھی۔ . . . وید آدی شاستر اور سنسکرت کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ اگر جانتے ہوتے تو ٹربھے کو نربھو کیوں لکھتے . . . . چاہتے تھے کہ میں سنسکرت میں بھی قدم رکھوں۔ لیکن بغیر پڑھے سنسکرت کیسے آسکتی ہے ہاں ان گنواروں کے سامنے کہ جنہوں نے سنسکرت کبھی سنی بھی نہیں تھی سنسکرتی بن کر سنسکرت کے بھی پنڈت بن گئے ہونگے۔ یہ بات اپنی بڑائی عزت اور اپنی شہرت کی خواہش کے بغیر کبھی نہ کرتے۔ ان کو اپنی شہرت کی خواہش ضرور تھی۔ . . . جب کچھ خود پسندی تھی تو عزت اور شہرت کے لئے کچھ دمبھ (فریب) بھی کیا ہوگا"

(ستیارتھ ص۳۹۹)

مہاراج یہ کلمات اس سادھو نے اس ہستی کے خلاف لکھے ہیں۔ جن کو ہم اپنی جان و مال سے زیادہ عزیز سمجھتے ہیں۔ پس ایسے ملزم کو جس نے حضور کے تین لاکھ بھگتوں کے دل دکھائے ہوں۔ وہ ہرگز اس قابل نہیں کہ اس کو معاف کیا جائے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندو دھرم کے رشی

اس کے بعد دائیں طرف سے بہت سے رشی کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے شور ڈالنا شروع کر دیا۔ کہ مہاراج اس کو ہرگز معاف نہ کیا جائے۔ اس نے ہم سب کی سخت ہتک کی ہے۔ اور وہ وہ گندی گالیاں دی ہیں کہ جن کو کوئی شریف آدمی نہیں سن سکتا۔ ہم سناتن دھرمیوں کے رشی ہیں۔ اور وہ ہم کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پس اس نے ہم کو گالیاں دیکر ۳۰ کروڑ سناتن دھرمیوں کے دلوں کو دکھایا ہے۔ جیسا کہ اُس نے اس کتاب میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"ان بھاگوت وغیرہ پورانوں کے بنانے والے پیدا ہوتے ہی کیوں نہ رحم میں ضائع ہو گئے یا پیدا ہونے کے وقت مر کیوں نہ گئے" (ستیارتھ ۳۷۴)

"دیکھئے کیا ہی ناممکن کتھا کا گپوڑہ بھنگ کی لہر میں اڑا دیا" ص ۳۷۵

پھر لکھا ہے۔ کہ:۔

"جیسی لیلا بجاری پرانیوں نے چلائی ہے۔ ویسی ان گڈریے گوروں نے بھی مچائی ہے"

نارائن سوامی مت کے خلاف

پھر ہمارے میں ایک فرقہ نارائن سوامی مت کا ہے۔ اس کے بزرگ کے متعلق یہ لکھتے ہیں کہ:۔

"یہ اوپر سے جان پڑتا ہے۔ کہ سہجانند کتے کی طرح بھونکا ہے۔ گدھا وغیرہ حیوانوں کا کود میرا استھان ہے۔ اس طرح جو سہجانند نے کہا ہے سو اپنی جاتی کے نیم سے سہجانند خود ہی گدھا بنتا ہے" (سوامی نارائن ست کھنڈن ص ۱۵)

پھر لکھا ہے۔ کہ:۔

"لکھشمن بھٹ:۔ پہلے کتے کی طرح وان تاشی یعنی اُگلے ہوئے کو کھانے والا ہوا ہے" وید ورودھ ست کھنڈن ص ۳۳)

مہاراج کہاں تک ہم بیان کریں۔ ہم میں طاقت نہیں اور نہ تہذیب اجازت دیتی ہے۔ کہ ان الفاظ کو زبان پر لائیں۔ پس ہماری یہی بار بار پکار تھنا ہے۔ کہ اس ملزم کو ہرگز ہرگز معاف نہ کیا جائے۔ اگر آپ نے اس کو معاف کر دیا۔ تو پھر آپ کی پرجا کے اندر ایک نہ ختم ہونے والا یدھ شروع ہو جاویگا۔ پس آپ ہمارے اوپر دیا کریں۔ اور اس شخص کو ہرگز معاف نہ کریں۔ ورنہ پھر دنیا میں تیرے پیارے بھگتوں کی عزت خطرہ میں پڑ جائیگی۔

عیسائی اور مسلمانوں کی شہادت

اس کے بعد مسلمان اور عیسائی کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے بھی شور مچانا شروع کیا۔ کہ مہاراج اس نے ہماری نبیوں اور پیغمبروں کو اس قدر گندی گالیاں دی ہیں۔ کہ جن کا زبان پر لانا ایک شریف آدمی پسند نہیں کرتا۔ ہمیں شرم آتی ہے۔ کہ وہ گالیاں جناب کے سامنے بیان کریں۔ اگر زیادہ ضرورت ہوئی تو ستیارتھ کا تیرھواں اور چودھواں باب سارے کا سارا مسل کے ساتھ شامل کرا دینگے کیونکہ اس نے ان دونو بابوں کا ایک لفظ بھی ایسا نہیں لکھا۔ جس میں گالی کے بغیر کچھ لکھا ہو۔ پس وقت کی تنگی کی وجہ سے ہم یہی عرض کرتے ہیں۔ کہ جناب ذرا تیرھواں اور چودھواں باب خود ملاحظہ فرما لیں۔ تاکہ ہمارے بیان کی صداقت ظاہر ہو۔ کیونکہ ہم ان بابوں سے کونسی گالی چھوڑیں اور کونسی لکھوائیں۔ پس خود ہی ملاحظہ فرما کر ہماری دادرسی کریں۔ اور ان کو ان کے جرم کی کافی سزا دیں۔

ملزم کا بیان

غرض جب چاروں طرف سے سارے دھرم والوں کے بزرگوں نے شور ڈالنا شروع کیا۔ کہ اس کو ہرگز معاف نہ کرنا چاہیئے۔ تو اندر جی مہاراج رُک گئے۔ اور پھر کچھ دیر تک سوچنے کے بعد ملزم کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا۔ کہ تمہارا کیا جواب ہے۔ کیا تم کچھ کہنا چاہتے ہو۔ اندر مہاراج کے کہنے کے بعد سادھو بابا نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔ کہ مہاراج میں نے ایک کتاب ستیارتھ پرکاش ضرور لکھی ہے۔ اور اس کے میں نے دس باب لکھے تھے۔ لیکن اب جیسا کہ ان رشیوں نے بیان کیا ہے۔ کہ اس کے چودہ باب بنا دیئے گئے ہیں۔ مجھے چار کا علم نہیں ہے۔ اور میں حلفیہ شہادت دے سکتا ہوں۔ کہ وہ چار باب میرے نہیں ہیں۔ بلکہ میرے کسی دشمن نے میرے مرنے کے بعد مجھ کو بدنام کرنے کے لئے ملا دیئے ہیں۔ میرا مشن تو صلح کا تھا۔ اور میں نے ہرگز کسی کے بزرگ کو بُرے الفاظ سے یاد نہیں کیا۔ چنانچہ میری کتاب کے دس باب اس کی کافی شہادت ہیں۔ اس لئے میں یہی عرض کرتا ہوں۔ کہ یہ باتیں کسی نے دشمنی سے میری طرف منسوب کر دی ہیں۔ مجھے ان کا حال بالکل معلوم نہیں ہے۔ پس مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ مجھے چھوڑ دیا جائے۔ اور اگر جناب پھر بھی میرا کوئی قصور پائیں۔ تو میں نہایت عاجزی سے عرض کرتا ہوں۔ کہ اس کو بھی بخش دیا جائے۔

بابا جی کے بعد اندر جی نے "یم راج" سے پوچھا کہ کیا سادھو بابا ٹھیک کہتا ہے۔ کہ وہ چار باب میں نے نہیں بنائے۔ تمہارے پاس کیا ثبوت ہے۔ کہ وہ چاروں باب سادھو کے بنائے ہوئے ہیں۔

یم راج کے دلائل

یم راج نے عرض کیا۔ کہ مہاراج میرے پاس بہت سے دلائل ہیں۔ عقل اور نقل سے میں ثابت کر سکتا ہوں۔ کہ یہ چاروں باب اس نے لکھے ہیں۔ لیکن کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ پرانی دلیلیں ہیں۔ اس لئے میں ابھی ایک نئی شہادت پیش کرتا ہوں۔ اور وہ پنڈت چمو پتی کی ہے۔ جس نے پرکاش کے نردان نمبر میں لکھا ہے۔ کہ تیرھواں اور چودھواں باب رشی کرت ہیں۔ اور یہی نہیں بلکہ سارے آریہ سماجیوں کا یہی عقیدہ ہے کہ یہ چاروں باب ان کے ہی لکھے ہوئے ہیں۔ اور اس نے سوائے آج کے کبھی اس کی تردید نہیں کی۔ اور اگر کہیں اس نے اس کے خلاف قدم اٹھایا ہو یا زبانی ہی ذکر کیا ہو۔ تو چاہیئے کہ وہ شہادت کے طور پر پیش کرے پس ملزم دفعہ ۱۵۳ الف کا مرتکب ہوا ہے۔ اسلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کو واقعی سزا ملنی چاہیئے۔ تاکہ پھر کسی کو اس جرم کے ارتکاب کا حوصلہ نہ ہو۔ اور حضور کی پرجا کے دونوں فریقوں کے درمیان منافرت پھیلانے کا ارتکاب نہ ہو سکے۔

فیصلہ اندر مہاراج نے یم راج کے دلائل کو سنا کر فیصلہ لکھا ہے۔ جو کہ بہت ہی لمبا معلوم ہوتا تھا۔ لیکن آخر میں اس نے ملزم کو قصوروار ٹھیراتے ہوئے حکم دیا۔ کہ اس کو لیجا کر سب سے نچلے نرک میں بند کر دیا جائے۔ یہ حکم سنا کر اندر جی مہاراج سورگ لوک کو چلے گئے۔ اور سپاہی ملزم کو نرک میں لے گئے۔ اور مقدمہ اگلے ہفتہ کے لئے ملتوی ہوا:: والسلام::

(محمد عمر مولوی فاضل)

بہودی مشن

رسالہ کذبات مرزا کا جواب

(از ماسٹر محمد علی صاحب اظہر)

(گذشتہ سے پیوستہ)

جھوٹ ۱۶:۔ مرزا صاحب "کتاب سوانح یوز آسف جس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ ہو گیا ہے۔ اس میں صاف لکھا ہے۔ کہ ایک نبی یوز آسف کے نام سے مشہور تھا۔ اور اس کی کتاب کا نام انجیل تھا" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳)

ابو عبیدہ۔ ریاد ک وہی ہے۔ جو جھوٹ ۱۵ میں ہے۔

اظہر:۔ جواب جھوٹ ۱۵ کے جواب میں دیا گیا ہے وہاں سے ملاحظہ ہو۔

کتاب اکمال الدین کے صفحہ ۳۵۸ میں یہ تحریر موجود ہے اور وہاں کتاب کا نام بشریٰ ہے۔ جس کے معنی خوشخبری یا انجیل کے ہیں۔ اور اناجیل میں بھی انجیل کو خوشخبری اور مژدہ کے نام سے پکارا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

مرقس ۱۴/۱ "میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ تمام دنیا میں جہاں کہیں انجیل کی منادی ہو گی۔ یہ بھی جو اس نے کیا۔ اس کی یادگاری میں کہا جائیگا"

انجیل کے لفظ پر نشان دیکر حاشیہ میں لکھا ہے "یا خوشخبری"۔ اور اسی فقرہ کو متی ۲۶/۱۳ میں اس طرح لکھا ہے:۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ تمام دنیا میں جہاں کہیں اس خوشخبری کی منادی کی جائیگی۔ یہ بھی جو اس نے کیا اس کی یادگاری میں کہا جائیگا"

اور فارسی مرقس ۱۴/۱ میں ہے:۔

"و بدرستیکہ بہ شما مے گویم کہ در تمام عالم ہر جا کہ بایں مژدہ منادا خواہد شد۔ آنچہ ایں ضعیفہ بعمل آورد۔ بجہت یادگاری وے گفتہ خواہد شد"

پس انجیل یا خوشخبری یا مژدہ یا بشریٰ ایک ہی کتاب کے نام ہیں۔ عبرانی میں اس کتاب کا نام بشوریٰ ہی ہے۔ جسے عربی میں بشریٰ کہتے ہیں::

جھوٹ ۱۷:۔ مرزا صاحب "الہام کرہائے تو کرد مارا گستاخ۔ تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کیا (براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۶)

ابو عبیدہ:۔ یہ الہام بالکل جھوٹا ہے۔ چنانچہ میں اپنی تائید میں موجودہ خلیفہ کا اس الہام پر تبصرہ عرض کرتا ہوں۔ دیکھو الفضل ۲۳ر جنوری ۱۹۱۷ء فرماتے ہیں:۔

"نادان ہے وہ شخص جس نے کہا۔ کہ مہائے تو کرد مارا گستاخ"۔ کیونکہ خدا کے کرم انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں بنا دیا کرتے"

ایہا الناظرین اب جبکہ آپ کے خلیفہ بھی مرزا صاحب کو نادان کہہ رہے ہیں۔ تم کیوں اسے ایسا سمجھنے سے عار کرتے ہو"

اظہر:۔ عقل کے دشمن معترض! مفتریانہ انداز والے معترض!! بتا! تیری پیش کردہ عبارت میں سے وہ کونسا لفظ ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورہ بالا الہام کو جھوٹا کہا ہے۔ یہ تیرا محض افتراء ہے! محض افتراء ہے!! اور پرلے درجہ کی دھوکا دہی فریب کاری اور شیطنت ہے::

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تو مندرجہ ذیل الفاظ ارشاد فرمائے ہیں "نادان ہے وہ شخص جس نے کہا ہے کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ"

اگر اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کی طرف اشارہ ہوتا۔ تو آپ فرماتے۔ کہ "نادان ہے وہ شخص جس نے اپنا یہ الہام پیش کیا ؎

کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ

ان الفاظ میں الہام کا مطلقاً ذکر نہیں ہے۔ بلکہ اس مصرع کے بنانے والے شاعر کی طرف اشارہ ہے۔ اور مطلب یہ ہے۔ کہ جس شاعر نے یہ مصرعہ کہا۔ وہ نادان ہے۔ کیونکہ اس نے فطرت انسان کے خلاف خیال پیدا کیا۔ یہ الفاظ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کو انعاماتِ الٰہی پر اظہار شکر کرنے کی تاکید فرماتے ہوئے بیان فرمائے ہیں۔ اور انسانی صحیح فطرت کو پیش کیا ہے۔ کیونکہ صحیح فطرتِ انسانی یہی ہے۔ کہ انسان اپنے محسن کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور اس کا دل جذباتِ شکر و محبت سے لبریز ہو جاتا ہے۔ لیکن جس شاعر نے یہ مصرع کہا اس نے فطرتِ انسانی کے خلاف کفرانِ نعمت کے پہلو کو اپنایا۔ اور یہ نادانی ہے۔ لہذا اسے نادان فرمایا۔

نادان سائنس ماسٹر جیسے گندہ فطرت انسان کے سوا اور کسی کے وہم میں بھی یہ نہیں آسکتا۔ کہ ایک انسان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہ صرف صدق دل سے ایمان لایا ہو۔ بلکہ اس کی اتباع میں اپنے آپ کو فنا کر کے اس کا جانشین اور خلیفہ بن گیا ہو۔ مزید برآں یہ کہ وہ اس کا جسمانی بیٹا بھی ہو۔ اور پھر وہ اس پاک وجود کو جس کا وہ روحانی اور جسمانی خلیفہ ہے۔ نادان کہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ایسا گندہ خیال ظاہر کرنے والے کی فطرت بالکل مر چکی ہے۔ اور وہ صحیح طور پر ابلیس کا آلہ کار ہے۔

اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ مصرع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی طرف سے نہیں کہا۔ بلکہ یہ فرمایا ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام مجھے ہوا ہے۔ اور (اس) الہام کے ترجمہ کے بعد معاً فرمایا ہے :۔

"یہ سب اسرار ہیں۔ کہ جو اپنے اوقات پر چسپاں ہیں۔ جن کا علم حضرت عالم الغیب کو ہے" (ملاحظہ ہو براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۶)

جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس الہام کا مفہوم اپنے وقت پر ظاہر ہوگا۔ اور لوگوں پر بھی کھل جائیگا۔ کہ یہ الہام سچا ہے۔ اور اس الہام کے صحیح مصداق جو فطرت انسانی کے خلاف کفرانِ نعمت کرنے والے اور گستاخ ہو جانے والے ہیں پیدا ہونے والے ہیں ؛

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی فرمایا ہے۔ کہ صحیح فطرت انسانی کو چھوڑ کر بغاوت اور گستاخانہ رویہ اختیار کرنے والے بھی دنیا میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض ۲۵/۴۔ پس ایسا ہی کوئی واقعہ پیش ہونے والا ہے۔ جس کے متعلق یہ الہام نازل ہوا ہے۔

میرے نزدیک اسی الہام کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۷ میں یوں تحریر فرمایا ہے :۔

"بعض بدقسمت ایسے ہیں۔ کہ شریر لوگوں کی باتوں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں۔ جیسے کتا مردار کی طرف۔ پس میں کیونکر کہوں۔ کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے۔ مگر اذن نہیں دیا جاتا۔ کہ ان کو مطلع کروں۔ کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائینگے اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائینگے۔ پس مقامِ خوف ہے"

بڑوں کا چھوٹے ہونا اسی بات کا اظہار ہے۔ کہ وہ اپنے افعال اور حرکات اور سکنات سے ع

کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ

کے صحیح مصداق ہونگے ؛

میرے نزدیک پیغام پارٹی کے ارکان اس الہام کے مصداق ہیں۔ اور واقعات میرے اس خیال کی تصدیق کرتے ہیں۔ چنانچہ میں واقعات کی روشنی میں اپنے اس خیال کی صحت کو ثابت کرتا ہوں۔

(۱) جن ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں یہ الفاظ تحریر فرمائے ہیں۔ عین انہی ایام میں ان اصحاب سے ایسی حرکت صادر ہوئی تھی۔ اس کے جواب میں حضرت اقدس نے ایک خط لکھا تھا۔ جو اخبار الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۸ و ۹ میں شائع ہوا ہے۔ ضروری اقتباس مندرجہ ذیل ہیں :۔

"محبی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ . . . آپ کے پہلے خط کا ماحصل جس قدر مجھ کو یاد ہے یہ ہے کہ میری نسبت آپ نے . . . . کی جماعت کی طرف سے یہ پیغام پہنچایا تھا۔ کہ روپیہ کے خرچ میں بہت اسراف ہوتا ہے۔ آپ اپنے پاس روپیہ جمع نہ رکھیں اور یہ روپیہ ایک کمیٹی کے سپرد ہو۔ جو حسب ضرورت خرچ کیا کریں۔ اور یہ بھی ذکر تھا۔ کہ اسی روپے میں سے باغ کے چند خدمتگار بھی روٹیاں کھاتے ہیں۔ اور ایسا ہی اور کئی قسم کے اسراف کی طرف اشارہ تھا . . . میں آپ کو خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں۔ کہ جس کی قسم کو پورا کرنا مومن کا فرض ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی معصیت ہے۔ کہ آپ . . . . کی تمام جماعت کو اور خصوصاً ایسے صاحبوں کو جن کے دلوں میں یہ اعتراض پیدا ہوا ہے۔ بہت صفائی سے اور کھول کر سمجھا دیں۔ کہ اس کے بعد ہم . . . . کا چندہ بکلی بند کرتے ہیں۔ اور ان پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے۔ اور مثل گوشت خنزیر ہے۔ کہ ہمارے کسی سلسلہ کی مدد کے لئے اپنی تمام زندگی تک ایک حبہ بھی بھیجیں . . . . یہ کام خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور جس طرح وہ میرے دل میں ڈالتا ہے۔ خواہ وہ کام لوگوں کی نظر میں صحیح ہے یا غیر صحیح۔ درست ہے یا غلط۔ میں اسی طرح کرتا ہوں۔ پس جو شخص کچھ مدد دیکر مجھے اسراف کا طعنہ دیتا ہے۔ وہ میرے پر حملہ کرتا ہے۔ ایسا حملہ قابل برداشت نہیں . . . . میں ایسے خشک دل لوگوں کو چندہ کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ جن کا ایمان ہنوز ناتمام ہے مجھے وہ لوگ چندہ دے سکتے ہیں۔ جو اپنے سچے دل سے مجھے خلیفۃ اللہ سمجھتے ہیں۔ اور میرے تمام کاروبار خواہ ان کو سمجھیں یا نہ سمجھیں ان پر ایمان لاتے اور ان پر اعتراض کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ میں تاجر نہیں۔ کہ کوئی حساب رکھوں۔ میں کسی کمیٹی کا خزانچی نہیں کہ کسی کو حساب دوں۔ میں بلند آواز سے کہتا ہوں۔ کہ ہر ایک شخص جو ایک ذرہ بھی میری نسبت اور میرے مصارف کی نسبت اعتراض دل میں رکھتا ہے۔ اس پر حرام ہے۔ کہ ایک کوڑی میری طرف بھیجے۔ مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔ جبکہ خدا مجھے بکثرت کہتا ہے۔ گویا ہر روز کہتا ہے۔ کہ میں ہی بھیجتا ہوں۔ جو آتا ہے۔ اور کبھی میرے مصارف پر وہ اعتراض نہیں کرتا۔ تو دوسرا کون ہے۔ جو مجھ پر اعتراض کرے ایسا اعتراض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی تقسیم اموال غنیمت کے وقت کیا گیا تھا۔ سو میں آپ کو دوبارہ لکھتا ہوں۔ کہ آئندہ سب کو کہدیں۔ کہ تم کو اس خدا کی قسم ہے۔ جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اور ایسا ہی ہر ایک جو اس خیال میں ان کا شریک ہے۔ کہ ایک حبہ بھی میری طرف کسی سلسلہ کے لئے کبھی اپنی عمر تک ارسال نہ کریں۔ پھر دیکھیں کہ ہمارا کیا حرج ہوا۔ اب قسم کے بعد میرے پاس نہیں کہ اور لکھوں۔

خاکسار مرزا غلام احمد"

کشف الاختلاف مصنفہ سید محمد سرور شاہ صاحب صفحہ ۱۲

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گھر میں بہت اظہار رنج فرمایا۔ کہ باوجود میرے بتانے کے کہ خدا کا منشاء یہی ہے۔ کہ میرے وقت میں لنگر کا انتظام میرے ہی ہاتھ میں رہے۔ اور اگر اس کے خلاف ہوا تو لنگر بند ہو جائیگا۔ مگر یہ (خواجہ صاحب وغیرہ) ایسے ہیں۔ کہ بار بار مجھے کہتے ہیں۔ کہ لنگر کا انتظام ہمارے سپرد کر دو۔ اور مجھ پر بدظنی کرتے ہیں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲) آخران کے اس مرض کو فزادھم اللہ مرضا کے ماتحت بڑھانے کے لئے قدرتی طور پر سامان پیدا ہوا۔ اسی سال کے آخیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آپ کی وفات کے قریب ہونے کے متعلق پے در پے الہامات نازل ہونے شروع ہوئے۔ جن سے متاثر ہو کر حضور نے رسالہ الوصیت شائع کیا۔ اور اس میں اموال کے انتظام کے لئے مندرجہ ذیل تجویز تحریر فرمائی۔

"بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نورالدین صاحب کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ نے چاہا۔ تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہیگا۔ اس صورت میں ایک انجمن چاہیئے۔ کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہیگا۔ اعلائے کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں"

(الوصیت صفحہ ۱۹ مطبوعہ ۱۹۲۷ء)

اور صفحہ ۲ میں فرمایا:۔

"مجھے اس بات کا غم نہیں۔ کہ یہ اموال کیونکر جمع ہونگے۔ اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی۔ جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے۔ کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد مال کئے جائیں۔ وہ کثرت مال کو دیکھکر ٹھوکر نہ کھائیں۔ اور دنیا سے پیار نہ کریں"

الوصیت کے شائع ہونے کے بعد مجلس معتمدین کے اراکین اور عہدیدار مندرجہ ذیل اشخاص منتخب ہوئے۔

(۱) حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب بھیروی پریذیڈنٹ

(۲) مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی۔ سیکرٹری۔

(۳) خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب قانونی مشیر۔

اراکین

(۴) صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔

(۵) مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی۔

(۶) خانصاحب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔

(۷) مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور۔

(۸) شیخ عبدالرحمن صاحب مدراس۔

(۹) میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ عدالت ضلع سیالکوٹ

(۱۰) شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر مالک انگلش ویر ہوس لاہور

(۱۱) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن۔

(۱۲) ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن۔

(۱۳) ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن۔

(۱۴) ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن"

(الحکم ۱۰ر فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۷)

اس طرح سے اخراجات کا انتظام مولوی محمد علی و خواجہ کمال الدین صاحبان اور ان کے ہمخیال لوگوں کے ہاتھ میں آگیا اور انکی خواہش پوری ہو گئی۔ (باقی وارد)

ٹینڈرز مطلوب ہیں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء قریب آگیا ہے۔ اس کے واسطے جو اشیاء خوردنی وغیرہ مطلوب ہیں۔ ان کی فہرست شائع کر کے لکھا جاتا ہے۔ کہ جو دوست کسی چیز کا ٹھیکہ لینا چاہیں۔ وہ پانچ نومبر ۱۹۳۳ء تک اپنے اپنے ٹینڈر معہ تصدیق پریذیڈنٹ صاحب جماعت دفتر افسر جلسہ سالانہ میں ارسال فرماویں۔ اس امر کا خیال رہے۔ کہ جملہ اشیاء کے ٹھیکہ داران کو اندرون قصبہ اور بیرون قصبہ ہر دو جگہ دکان کھولنی پڑیگی۔ اور افسر صاحب جلسہ کے مقرر کردہ منتظمان کی پرچی سے دونوں اوقات میں ہر چیز لی جایا کریگی۔ ہر ایک چیز نہایت عمدہ اور صاف لی جائیگی۔ اور سب کمیٹی جلسہ سالانہ ٹینڈر پاس کرتے وقت کم از کم ایک سیر فی جنس بطور نمونہ محفوظ رکھیگی۔ مزید برآں یہ کہ ہر ایک ٹھیکہ دار کو ۲۱ر دسمبر ۱۹۳۳ء سے ۳ر جنوری ۱۹۳۴ء تک ۲۴ گھنٹے دکان کھولی رکھنی پڑیگی۔ فقط (نورالدین ناظم سپلائی و سٹور جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء قادیان)

اندازہ خرچ اجناس وغیرہ برائے جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان دارالامان

نمبر شمار	نام جنس وغیرہ	چھٹانک	سیر	من	سے	چھٹانک	سیر	من	تک
۱	آرد گندم عمدہ سفید	۰	۰	۱۳۰۰	"	۰	۰	۱۳۵۰	"
۲	چاول باریک عمدہ باکمتی پرانے	۰	۰	۴۰	"	۰	۰	۴۵	"
۳	چاول ٹوٹہ " " "	۰	۰	۸۰	"	۰	۰	۸۵	"
۴	گھی عمدہ دیسی	۰	۰	۴۰	"	۰	۰	۴۵	"
۵	دال ماش	۰	۰	۶۰	"	۰	۰	۶۵	"
۶	دال نخود (چنا)	۰	۰	۲۵	"	۰	۰	۳۰	"
۷	دال مسور	۰	۰	۳۰	"	۰	۰	۳۵	"
۸	نمک رسام	۰	۰	۱۷	"	۰	۰	۲۰	"
۹	نمک باریک پسا ہوا	۰	۰	۳۰	"	۰	۰	۳۵	"
۱۰	مرچ سرخ عمدہ باریک پسی ہوئی	۰	۰	۸	"	۰	۰	۱۰	"
۱۱	ہلدی " " "	۰	۰	۵	"	۰	۰	۶	"
۱۲	دھنیا باریک پسا ہوا	۰	۲۰	۳	"	۰	۰	۴	"
۱۳	گرم مصالحہ	۰	۰	۴	"	۰	۲۰	۴	"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر شمار	نام جنس وغیرہ	چھٹانک	سیر	من	سے	چھٹانک	سیر	من	تک
۱۴	چینی عمدہ ولایتی	۰	۰	۱۲	〃	۰	۰	۱۵	〃
۱۵	گڑ عمدہ سفید	۰	۳۰	۰	〃	۰	۰	۱	〃
۱۶	لحم البقر (گوشت گائے)	۰	۰	۲۲۰	〃	۰	۰	۲۳۰	〃
۱۷	لحم الغنم (گوشت بکری)	۰	۰	۸۰	〃	۰	۰	۸۵	〃
۱۸	لکڑی سوختنی عمدہ سوکھی ہوئی	۰	۰	۱۸۰۰	〃	۰	۰	۲۰۰۰	〃
۱۹	کوئلہ لکڑی	۰	۰	۳۰	〃	۰	۰	۳۵	〃
۲۰	کوئلہ پتھر	۰	۰	۴۰۰	〃	۰	۰	۴۵۰	〃
۲۱	ادرک	۰	۰	۷	〃	۰	۰	۱۰	〃
۲۲	آلو سفید عمدہ موٹے	۰	۰	۱۲۰	〃	۰	۰	۱۳۰	〃
۲۳	شلغم سفید دھلے ہوئے	۰	۰	۶۵	〃	۰	۰	۷۰	〃
۲۴	پیاز خشک وسبز	۰	۰	۱۰	〃	۰	۰	۱۲	〃
۲۵	لہسن	۰	۰	۲	〃	۰	۰	۳	〃
۲۶	دھنیاں سبز	۰	۰	۳	〃	۰	۲۰	۳	〃
۲۷	میتھی و پالک	۰	۰	۴	〃	۰	۳۰	۴	〃
۲۸	گوبھی صرف پھول	۰	۰	۵	〃	۰	۲۰	۵	〃
۲۹	تیل مٹی یا نفتی مارکہ کراچی بند	تعدادی		۱۱۰ کنستر	〃			۱۱۰ کنستر	〃
۳۰	دیاسلائی	〃		۸۰ درجن	〃			۸۵ درجن	تک
۳۱	دودھ بکری وبھینس عمدہ تقریباً	〃		۱۸۰ یکصد اسی روپیہ	〃			۲۰۰ دو صد روپیہ	تک

(خاکسار نورالدین ناظم سپلائی وسٹور جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء قادیان دارالامان)

وصیتیں

وصیت غ ۴۰۴

سمات رابعہ جان زوجہ عبدالغفور قوم دھار لیوال جٹ پیشہ ملازمت عمر پچیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج ۵/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد صرف بسلغ پانصد روپیہ مہر ہے۔ جس کے ۱/۱۰ یعنی دہم حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کی جاویگی۔ اگر کوئی جائداد بوقت وفات میری ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی یعنے ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۵/۳۳

العبد:۔ رابعہ بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد عبداللہ جلد ساز بقلم خود:

گواہ شد:۔ عبدالغفور شوہر موصیہ رابعہ خاتون بقلم خود

پوسٹماسٹر کاکوں ہزارہ رخصتی قادیان۔

گواہ شد:۔ عبدالرحیم مہاجر قادیان دارالامان۔

گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل جلد ساز قادیان۔

وصیت غ ۴۰۳

سمات فرمودی بیگم زوجہ عبدالمجید خاں صاحب قوم پٹھان عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۰ ۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد زیور کی صورت میں ہے جس کی مالیت ۲۵۰ روپیہ ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں ۵/۱۰ ماہوار میرا جیب خرچ ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہونگی۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائداد بھی ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔ چونکہ میں نے اپنا حق مہر معاف کردیا ہوا ہے۔ اس لئے اب میرا اس پر کچھ حق نہیں۔

العبد:۔ فرمودی بیگم نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ غلام احمد نومسلم محلہ دارالفضل۔

گواہ شد:۔ فضل حسین مینجر بک ڈپو قادیان ۱۰ ۵/۳۳

وصیت غ ۴۰۳۶

سمات بلقیس بیگم زوجہ بابو محمد شریف قوم راجپوت چوہان عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بکھو کے متریاں۔ ڈاک خانہ ڈیرہ بابا نانک تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۳ ۵/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری جائداد مہر ۳۰۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند زیورات مالیتی ۵۰/- روپیہ اور ۲۶/- نقد ہے۔ میں اس حصہ جائداد کا پانچواں حصہ دینے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ کردونگی۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے پانچویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی:

۲۳ ۵/۳۳

بقلم مرزا عبدالحق امیر جماعت انجمن احمدیہ گورداسپور

گواہ شد:۔ محمد شریف کلرک ٹیلفون گورداسپور۔

العبد:۔ بلقیس بیگم بقلم خود ۲۳ ۵/۳۳

وصیت غ ۴۰۲۹

نذیر بیگم بنت سید حامد علی شاہ صاحب قوم سید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمر ۵۰ سال ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹/۳۳/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد جو مجھے والد صاحب کی طرف سے ورثہ میں ملی ہے۔ اس کا ۱/۴ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو کہ پچاس روپے نصف جس کے پچیس ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک سو روپیہ کا زیور بھی ہے۔ اگر میری زندگی میں کوئی اور جائداد بن گئی یا میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے ۱/۴ کی بھی انجمن احمدیہ قادیان لینے کی حقدار ہوگی۔

گواہ شد:۔ سیدہ رفعت بیگم معلمہ دینیات احمدیہ گرلز سکول۔ سیالکوٹ ؛

العبد:۔ سیدہ نذیر بیگم زوجہ سید نذیر حیدر بنت میر حامد شاہ صاحب مرحوم ؛ سیالکوٹ

گواہ شد:۔ سیدہ فضیلت پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ

وصیت ۴۰۳۲

منکہ الٰہی بخش ولد علی بخش قوم میر بیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۰۸ء ساکن شیخ پور ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹/۳۳/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد وصیت کی مد میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان خام واقع شیخ پور قیمتی ۵۰/- ۴ روپیہ نقد ۳۵۰/- کل ۸۰۰ روپیہ ہے۔ اگر میرے مرنے پر علاوہ اس جائداد کے کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کی نسبت بھی یہی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز اس وقت میری کوئی آمدنی نہیں اگر کوئی آمدنی مجھے ہوئی۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ تا زیست ادا کرتا رہوں گا ؛

العبد:۔ الٰہی بخش ولد علی بخش بقلم خود ؛

گواہ شد:۔ منشی میراں بخش ولد اللہ دتا جٹ ساکنہ شیخ پور تحصیل و ضلع گجرات بقلم خود ؛

گواہ شد:۔ امان اللہ ولد الٰہی بخش موصی مذکور ساکنہ شیخ پور تحصیل و ضلع گجرات بقلم خود ؛

وصیت ۴۰۳۳

مسماۃ مریم زوجہ الٰہی بخش قوم میر عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن شیخ پور تحصیل و ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۳/۳/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد وصیت کی مد میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد اس وقت صرف زیور طلائی ۸ ½ تولہ قیمتی ۲۵۵/- روپیہ ہے ؛

العبد:۔ مریم زوجہ الٰہی بخش انگوٹھہ دست راست۔

گواہ شد:۔ الٰہی بخش خاوند موصیہ تحریر کنندہ وصیت بقلم خود

گواہ شد:۔ امان اللہ پسر موصیہ سکنہ شیخ پور تحصیل و ضلع گجرات ؛ بقلم خود ؛

وصیت ۴۰۳۶

مسماۃ امارت النساء بی بی زوجہ منشی غلام رسول احمدی قوم سید عمر تخمیناً ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۴ مارچ ۱۹۲۴ء ساکن کانپور ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۸/۳۳/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زمین مکان وغیرہ جو میرے نام میں ہے۔ وہ یہ ہے۔ زمین ۱۲۵ ایکڑ ۳۷۲ء اور ایک کوٹھا معہ دو کچا مکان قیمت ۹۳۰/- ۴ روپیہ اور ڈیٹ ۱/۲ نیشنل پولیس فنڈ میں ۵۰۰/- روپیہ گیش سارٹیفکیٹ ۴۰/- روپیہ۔ اور قادیان ہوزری فیکٹری میں ۳ عدد حصہ ۳۰/- روپیہ کا۔ کل میزان ۶۶۶۳/- روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ ۴/۱۰/- ۶۶۶۔ میری جائداد کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ برابر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہونگی۔ زمین کبھی بیگری ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی داخل کرونگی۔ میرے مرنے کے بعد اگر اور کوئی میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ؛

العبد:۔ امارت النساء بی بی بقلم خود ؛ گواہ شد:۔ سید محمد احمد ساکن کولمبی پرگنہ سونگڑہ حبزل سیکرٹری انجمن احمدیہ سونگڑہ۔ گواہ شد:۔ سید غلام رسول خاوند موصیہ کانپور سونگڑہ۔ گواہ شد:۔ سید اختر الدین احمدی ساکنہ کولمبی پرگنہ سونگڑہ سیکرٹری وصایا سونگڑہ انجمن احمدیہ ۲۳/۸/۳۳

پایوریا کا حکمی اور طبی علاج

خوبصورت دانت اور تندرست دانت

اچھا ہاضمہ اور مضبوط جسم پیدا کرتے ہیں۔ جن احباب کو دانتوں سے خون جاتا ہو۔ کیڑا لگا رہا ہو درد ہوتا ہو۔ مسوڑے خراب اور پھولتے ہوں۔ ڈاڑھوں اور دانتوں میں ٹھنڈا پانی لگتا ہو۔ دانتوں کے درمیان سے بدبودار رطوبت خارج ہوتی ہو جو صحت کے لئے سخت مضر ہے۔ وہ میری تیار کردہ ڈنٹل کریم اور ڈنٹل لوشن نمبر ۱ اور لوشن نمبر ۲ استعمال کریں۔ یہ تمام اشیاء ایک بکس کی صورت میں احباب کو روانہ کی جاتی ہیں۔ جن میں ایک قسم کی کریم اور دو قسم کے لوشن ہونگے۔ ڈنٹل کریم اور لوشن خاص طور پر کیمیا طرز پر طیار کر کے روانہ کئے جاتے ہیں۔ کریم دانتوں کی بناوٹ اور میل کو کاٹنے کیلئے تیار کی گئی ہے۔ اور لوشن نمبر ۱ اور نمبر ۲ ان جراثیم کو ہلاک کرتے ہیں جو خون اور پیپ گندہ مادہ مسوڑوں میں پیدا کرتے رہتے ہیں۔ بہت دوست دور دور کے علاقہ جات سے منگوا کر استعمال کر رہے ہیں۔ اس موذی مرض کے دفیعہ کے لئے میں چند عملی ہدایات بھی ساتھ ہی بکس کے ہمراہ بھیج دیتا ہوں۔ جو احباب مشورہ فرمانا چاہیں۔ ان کو بالکل مفت مشورہ دیا جاتا ہے۔ مشورہ کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ پایوریا بکس کی قیمت ۸/- رکھی گئی ہے تاکہ ہر ایک دوست فائدہ اٹھا سکے ؛ خاکسار:۔

نقیر احمد خان احمدی حکیم حاذق ساکنہ سونگڑہ انجمن احمدیہ ضلع کٹک (اڑیسہ)